ABDUL BARI ASSISTANT PROFESSOR-GUAST-
Dept of URDU NARAYAN COLLAGE-GOREAKOTHI
SIWAN-8368656942-Email.ID-Abari.ab39@gmail.co

PAGE:
DATE 16/5/20

T.D.C. IInd Subsidiary-

اقبال کی غزل گوئی کی ~~خصوصیات~~ بال جبریل کے حوالے سے

غزل اردو کی مقبول ترین صنف شاعری ہے جس کی لاکھ مخالفت کے باوجود اس کی مقبولیت میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔ اردو کی ادب کی شعری روایت میں ہمیشہ غزل کو ہدف ملامت بننے کے باوجود یہ صنف آج بھی اردو ادب کی تاریخ میں غزل کو اردو ادب کا اہم صنف شاعری ہے جس کو اردو شاعری کی آبرو تصور کیا جاتا ہے اردو غزل کی روایت پر غور کریں تو پتا چلتا ہے کہ زمانے کے ساتھ ساتھ اس میں کافی تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں ابتدا میں اردو غزل عشق و عاشقی تک ہی محدود تھی لیکن موجودہ دور میں اس کا دائرہ کا بہت وسیع ہو گیا ہے اور اس میں ہر قسم کے مضامین شامل ہیں اور کسی بھی موضوع پر غزل کہی جاتی ہے غزل گو شعرا میں ایک طبقہ ایسے بھی ~~شعرا~~ ہیں جو غزل کے روایتی مضمون کے اسیر رہے اور فکر و خیال کی سطح پر کسی جدت کو برتنے سے اجتناب کرتے رہے لیکن غزل گو شعرا میں کچھ ایسے شعرا بھی ہیں جنہوں نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں سے اس صنف کو نئے نئے موضوعا

اقبال کی غزل گوئی بال جبریل کے حوالے سے

وہ معنی سے متعارف کرایا اقبال کا شمار بھی اردو کے لیے غزل گو شعرا میں ہوتا ہے جن کی غزلیں اسلوب بیان اور مضمون کی تازہ کاری کی نمایاں مثال ہیں۔

اقبال نے اپنی شاعری کی ابتدا غزل گوئی سے بھی کی جنہوں نے غزل کو نیا ڈھنگ عطا کرتا ہے جو اقبال کی خصوصیت ہے۔ اقبال کی ابتدائی غزلوں میں روایتی غزل انداز اور طرز صاف نظر آتا ہے جو میر اور داغ کا عطا کردہ ہے اقبال کی بانگ درا میں اکثر غزلیں ایسی طرز میں نظر آتی ہیں لیکن بال جبریل تک اقبال نے اردو غزل کو اپنا الگ رنگ والا ڈھنگ دیتے ہوئے نظر آتے ہیں اور اقبال نے غزل کو نئے تخلیقی صلاحیتوں کو اس طور سے استعمال کیا ہے کہ غزل تنگ دامانی کو پورے طور سے وسیع کر دیا ہے

~~اقبال کی وہ بڑی خصوصیات جن سے اقبال کی شاعرانہ عظمت~~

اقبال کی شاعرانہ عظمت جن حوالوں سے ترتیب پاتی ہے ان میں ایک حوالہ اردو غزل کو نئی تخلیقی جہت عطا کرنے کا بھی ہے

بانگ درا کے بعد بال جبریل کی غزلوں میں اقبال وہ اجتہادی رنگ

اقبال کی غزل گوئی بال جبریل کے حوالے سے

روایتی حصار کو توڑ کر اس کے لئے نئے تخلیقی امکانات کے آثار پیدا کیے

اقبال نے غزل کی روایتی لفظیات کو نئے معنی و مفہوم عطا کیا اس لئے ان کی غزلوں میں استعمال ہونے والے الفاظ کو روایتی پس منظر سے دیکھنا بالکل غلط ہوگا۔

اقبال سے قبل بھی اردو غزل میں ایسے الفاظ کا استعمال ہوا ہے لیکن جن شعراء کے یہاں اس قسم کے موضوعات ملتے ہیں ان کے یہاں حیات و کائنات کے متعلق اعلیٰ واضح فکری نظام نہ ہونے کے برابر رہا ہے اردو غزل کو کلاسیکی شعری روایات سے مربوط رکھتے ہوئے اقبال نے اس میں موضوعاتی اعتبار سے کافی اضافہ کیا ہے جو اقبال کی فنکارانہ و انفرادی خصوصیات ہے۔

اقبال کی حیات و کائنات کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے جس میں ایسی ہمہ گیری نظر آتی ہے کہ حب الوطنی سے ہم وطنوں کے دلوں کو گرماتی ہے اور فلسفۂ خودی سے مردہ قوم میں نئی جان پھونکتی ہے اور عقل و منطق کے ساتھ ساتھ عشق کی رہنمائی میں زندگی کے پوشیدہ راز تلاش کرتی ہے۔

Scanned with CamScanner

اقبال کی غزل گوئی بال جبریل کے حوالے سے

Orion
PAGE: 4
DATE: 14/5/20

اقبال کی شاعری حرکت و عمل اور سخت کوشی جہد مسلسل کا درس دیتی دیتے ہیں اور بنی نوع انسان اور اس کے ان پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے جو حیات انسان کا راز ہے۔ اقبال کی غزل گوئی پر تبصرہ کرتے ہوئے پروفیسر شمیم حنفی نے لکھا ہے کہ "اقبال کی غزل نے حسن ذائقہ کا احساس دلایا تھا بال جبریل کی غزلوں تک پہنچتے پہنچتے ایک واضح شکل اختیار کر لیتا ہے چنانچہ اس دور کی غزلیں ان کی نظم کے مزاج سے زیادہ قریب ہیں یہ دور اقبال کے فکری اور تخلیقی تنوع کا دور ہے اب اقبال اپنی ادبی روایات کے امکانات کی تسخیر کے بعد بذات خود شعر کی ایک نئی روایت کا سرچشمہ بن چکے تھے۔

بحوالہ: اقبال اور عصر حاضر کا خرابہ: شمیم حنفی صفحہ 99، غالب اکیڈمی نئی دہلی